ایمان واعمال میں سبقت لے جانے والے آخرت کے درجات اور اجر وثواب میں بھی سبقت کرنے والے ہیں

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَرَّبَ إِلَيْهِ عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِينَ، وَجَعَلَهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ سَابِقِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، سَابِقُ الْعَابِدِينَ، وَإِمَامُ الْمُقَرَّبِينَ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:(وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ)(١).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! آخرت میں تمام انسان اپنے انجام اور درجات کے اعتبار سے تین گروہوں میں منقسم ہوجائیں گے چنانچہ سورۂ واقعہ میں باری تعالی جَلَّ جَلَالُهُ کا ارشاد ہے:(وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً* فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ*وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ* وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ* أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ* فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ)(٢). اور (لوگو) تم تین قسم میں بٹ جاؤ گے پس جو دائیں ہاتھ والے ہیں کیا کہنا دائیں ہاتھ والوں کا، اور جو بائیں ہاتھ والے

---

(١) البقرة : ٢٨١ .
(٢) الواقعة: ٧ — ١٢.

ہیں کیا بتائیں وہ بائیں ہاتھ والے کیا ہیں، اور جو سبقت لے جانے ہیں وہ تو ہیں ہی سبقت لے جانے والے یہ وہی ہیں جو اللہ کے مُقَرَّب بندے ہیں وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ، غور فرمائیے ان آیات مبارکہ میں ان تینوں گروہوں کا نام اور ان کا حال بیان کیا گیا ہے، پس ایک جماعت اصحاب الیمین کی ہوگی جو عام مسلمانوں پر مشتمل ہوگی ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے جنتیوں کی اکثریت اسی گروہ سے ہوگی اور دوسرا گروہ اصحاب الشمال کا ہوگا ان کے اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے جبکہ سب سے اعلی اور سب سے افضل جماعت السابقون کی ہوگی یہ اللہ تعالی کے خاص اور مُقَرَّب بندوں کی جماعت ہوگی جو انبیاء ورسل شہداء(۱) صحابۂ کرام اور اتقیاء وصالحین پر مشتمل ہوگی یہ اللہ جَلَّ جَلالُہ کے وہ خاص بندے ہوں گے جنہوں نے اطاعت وعبادت میں سبقت کی رسول اکرم ﷺ کی مخلصانہ پیروی کی اور اللہ کی قربت حاصل کرنے میں اپنی جان ومال سب کچھ نچھاور کردیا پس باری تعالی نے ان کے عمل کی قدر دانی فرمائی اور اپنے فضل وکرم سے ان کو جنت کے اعلی درجات میں داخل فرمادیا

---

(۱) تفسیر ابن کثیر : (۷/۵۱۵).

سابِقین مُقرَّبین میں شامل ہونے کی تمنا کرنے والو! بلاشبہ ہر مومن مرد و عورت کی یہ قلبی تمنا ہوتی ہے کہ وہ سابِقین میں شامل ہوجائے اور اس کو اللہ کے مُقرَّب بندوں میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوجائے کیونکہ یہی حقیقی کامیابی اور اصلی سعادت مندی ہے رب ذوالجلال والاکرام نے مُقَرَّبین کو حاصل ہونے والی نعمتوں کو اس طرح بیان فرمایا ہے: ﴿ فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ* فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ﴾[1]. پھر اگر وہ اللہ کے مُقَرَّب بندوں میں سے ہوگا تو (اس کے لئے)آرام ہی آرام ہے خوشبو ہی خوشبو ہے اور نعمتوں سے بھرا ہوا باغ ہے، بلاشبہ سابِقین جنت کے بلند و بالا تختوں پر اعزاز و اکرام کے ساتھ تشریف فرما ہوں گے ان کے بستر ریشم کے ہوں گے جن میں سونے اور یاقوت جڑے ہوں گے وہ جنت کے سب سے اعلی درجے میں ہوں گے وہ کسی کو اپنے سے اعلی منزل میں نہیں دیکھیں گے[2] قرآن کریم کا ارشاد ہے: ﴿ عَلَى سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ* مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ﴾[3]. وہ لوگ سونے کے تاروں سے بُنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے

---

(١) الواقعة : ٨٨ - ٨٩.
(٢) تفسير الرازي : (٢٩/٣٩٢).
(٣) الواقعة : ١٥ - ١٦.

ہوں گے، جنت کے خدام ان کی خدمت میں مشغول ہوں گے ان کیلئے وہاں ہر وہ چیز ہوگی ان کا دل جس کی خواہش کرے گا، اور جس سے ان کی آنکھوں کو لذت وفرحت حاصل ہوگی قرآن کریم نے ان نعمتوں کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے: (يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ* بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ* لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ* وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ* وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ* وَحُورٌ عِينٌ* كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ* جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)[١]. ایسے لڑکے جو سدا لڑکے ہی رہیں گے ان کے سامنے گردش میں ہوں گے ایسی شراب کے پیالے، جگ اور جام لے کر جس سے نہ ان کے سر میں درد ہوگا اور نہ وہ مدہوش ہوں گے اور ایسے پھل لے کر جس کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت لے کر جو ان کو مرغوب ہوگا اور ان کیلئے بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہیں جو ایسی ہیں جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی یہ سب بدلہ ہوگا ان نیک کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے،

سابقین مُقرَّبین سے محبت کرنے والو! جیساکہ عرض کیا گیا کہ سابقین کے گروہ میں انبیاء ورسل علیہم السلام نیز صحابۂ کرام اور شہدائے عظام شامل ہوں گے

---

(١) الواقعة : ١٧ — ٢٤.

یعنی وہ تمام حضرات جنہوں نے ایمان لانے میں سبقت کی اعمال صالحہ کا اہتمام کیا اور اللہ کی رضا کیلئے اپنی جان ومال آل واولاد اور وطن سب کچھ قربان کر دیا اسی طرح اس مقدس گروہ میں وہ اتقیاء وصالحین اور اللہ کے نیک بندے بھی شامل ہوں گے جنہوں نے نبیٔ کریم ﷺ کی نیز صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی پیروی کی اور نیکی کے کاموں میں سبقت کی، واضح ہو کہ یہ مبارک سلسلہ قیامت تک جاری وساری رہے گا پس قیامت تک آنے والا جو بھی بندہ اللہ کے احکام کی پیروی کرے گا اور نبیٔ کریم ﷺ نیز صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم پر چلے گا اس کو یہ عظیم رتبہ عطا کیا جائے گا باری تعالی کا فرمان ہے:(وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)[1]. اور مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب سے) سابق اور مقدم ہیں (اور بقیہ امت میں) جتنے لوگ ان کی پیروی کرنے والے ہیں اللہ تعالی ان سب سے راضی اور خوش ہے اور وہ اللہ سے راضی اور خوش ہیں، اور اللہ تعالی نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔ تفسیر بغوی کے مطابق یہاں سابِقون سے وہ تمام حضرات مراد ہیں جو اعمال صالحہ کی طرف

---

(۱) التوبة : ۱۰۰.

سبقت کرنے والے ہیں اور ہر اس نیکی میں جلدی کرنے والے ہیں جس کا ان کے رب نے حکم دیا ہے[1] باری تعالی نے سیدنا زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی اس طرح تعریف فرمائی ہے: (إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ)[2]. بلاشبہ وہ لوگ نیکیوں میں سبقت کرتے تھے، ایک حدیث میں نبیٔ اکرم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: « فَأَمَّا الَّذِينَ سَبَقُوا بِالْخَيْرَاتِ، فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ»[3]. پس جن لوگوں نے نیکیوں میں سبقت کی تو ایسے لوگ بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم غیر معمولی حد تک نیکیوں کی طرف پیش قدمی فرمایا کرتے تھے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے اس سلسلے میں انہوں نے بڑی انوکھی اور روشن مثالیں پیش کی ہیں غزوۂ تبوک کے موقعہ پر رسول اکرم ﷺ نے تمام صحابۂ کرام کو راہِ خدا میں مال پیش کرنے کی ترغیب فرمائی ! حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت اللہ کے فضل وکرم سے میری مالی حالت اچھی تھی میں نے سوچا کہ اگر میں ابو بکر پر کبھی سبقت لے جاسکتا ہوں تو آج ضرور لے جاؤں گا اور میں نے اپنا نصف مال حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا، آپ ﷺ نے مجھ سے نے دریافت فرمایا:« مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟». اپنے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑا ہے؟

---

(١) تفسير البغوي : (٦/٥). وهو قول ابْن كَيْسَانَ .
(٢) الأنبياء : ٩٠.
(٣) أحمد : ٢١٧٢٧.

میں نے عرض کیا کہ اتنا ہی، یعنی نصف مال چھوڑ کر آیا ہوں لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ساری پونجی اور اپنے گھر کا تمام مال و اسباب لاکر حضور ﷺ کے قدموں میں نچھاور کر دیا آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: « مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟». ابو بکر تم اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ، ان کے لئے اللہ اور رسولُ اللہ کافی ہیں یعنی سب کچھ لیکر آ گیا ہوں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان کا جواب سن کر میں نے کہا کہ میں کبھی بھی آپ سے آگے نہیں بڑھ سکتا[1].

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! آیئے ذرا اُن بعض اعمال وافعال پر غور وخوض کریں جن کی برکت سے بندہ سابِقین میں شامل ہو جاتا ہے اور اللہ کا مُقرَّب بن جاتا ہے؟ تو جاننا چاہیۓ کہ دنیا کے اندر نماز میں سبقت آخرت کی کامیابی اور سبقت کا اہم سبب ہے بلا شبہ آج جو حضرات نماز کی پابندی کر رہے ہیں اور فرائض کو صحیح طور پر ادا کر رہے ہیں وہ حقیقت میں جنت کے اعلی درجات کی طرف سبقت کر رہے ہیں ایسے بندوں کو رب کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی قربت ورحمت نصیب ہوتی ہے ایک حدیثِ قدسی میں ارشاد ہے: « إِنَّ اللَّهَ قَالَ: وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ»[2]. بلاشبہ اللہ تعالی نے فرمایا: میں نے جو چیزیں اپنے بندے پر

---

(١) أبو داود : ١٦٧٨ ، والترمذي : ٣٦٧٥.

(٢) البخاري : ٦٥٠٢ .

فرض کی ہیں انکے مقابلے میں کوئی بھی چیز مجھے زیادہ محبوب نہیں جس سے وہ میرا قرب حاصل کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آیت مبارکہ میں :(وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ) سے وہ حضرات مراد ہیں جو پانچوں نمازوں مین سبقت کرنے والے ہیں[1] ایک عالم فرماتے ہیں اس سے وہ بندے مراد ہیں جو سب سے پہلے مسجد پہونچنے کا اہتمام کرتے ہیں [2]اور ان کے دل مسجد میں اٹکے رہتے ہیں اور ان نیک بندوں کی طرح نماز کا اہتمام کرتے ہیں اللہ تعالی نے جن کی اس طرح تعریف فرمائی ہے(تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا)[3]. اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کررہے ہیں اور کبھی سجدہ کررہے ہیں اللہ کے فضل اور رضا کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں ،اسی طرح وہ صف اول کے اجروثواب کا یقین کرکے اس کا اہتمام کرتے ہیں حدیث پاک میں پہلی صف کے اجروثواب کو بڑے انوکھے انداز میں بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے :« لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ -أَيِ الْأَذَانِ- وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ -أي: لَاقْتَرَعُوا عَلَيْهِ- وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا

---

(١) تفسير البغوي : (٥/٧).
(٢) تفسير ابن كثير : (٧/٥١٦) والقائل هو: عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ.
(٣) الفتح : ٢٩.

إِلَيْهِ»[1]. "اگر لوگوں کو اذان (دینے کا) اور پہلی صف (میں نماز ادا کرنے) کا ثواب صحیح طور پر معلوم ہو جائے پھر وہ قرعہ اندازی کے بغیر اس کو حاصل نہ کر سکیں تو وہ ضرور قرعہ اندازی کرنے لگیں یعنی اذان کیلئے اور پہلی صف کیلئے قرعہ اندازی تک کی نوبت آجائے اور اگر لوگوں کو نماز میں سبقت کا ثواب معلوم ہو جائے تو وہ ضرور اس کی طرف سبقت کرنے لگیں: التَّهْجِيرُ: کا مطلب ہے نماز میں سبقت کرنا[2] اور اس میں غفلت اور کوتاہی نہ کرنا،

محترم سامعین وحاضرینِ مسجد! سابِقین میں شامل ہونے کا ایک اہم سبب قرآن کریم کی تلاوت بھی ہے نیز اس کے معانی میں غور وفکر اور اس کی ہدایات پر عمل ہے یقیناً قرآن کا علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا پھر لوگوں کو اس کی تعلیم وترغیب دینا بہت بڑی نیکی ہے قرآن سے عشق اللہ کی قربت کا سبب ہے رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان ہے: ﴿ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ﴾[3]. پھر ہم نے اس کتاب کا وارث اپنے بندوں میں سے ان کو بنایا جنہیں ہم نے منتخب کر لیا تھا پھر ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنی جان پر ظلم کرنے والے

---

(١) متفق عليه .
(٢) شرح النووي على مسلم :(٤/١٥٨).
(٣) فاطر : ٣٢.

ہیں اور انہی میں سے کچھ ایسے ہیں جو متوسط درجے کے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں بڑھے جاتے ہیں اور یہ (اللہ کا) بہت بڑا فضل ہے، یعنی قرآن سے تعلق رکھنے میں اور اس کے ساتھ مُعاملہ کرنے میں لوگوں کی تین قسمیں ہیں جن میں سب سے افضل اور اعلی درجہ سابِقون بالخیرات کا یعنی نیکی میں سبقت کرنے والوں کا ہے ایک عالم فرماتے ہیں سابِقون بالخیرات سے یہاں اہل قرآن مراد ہیں جو کلام اللہ سے خصوصی شغف اور محبت رکھتے ہیں قیامت کے دن ان کو تاج پہنایا جائے گا[1] صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف صالحین میں اس سعادت کو حاصل کرنے کا بے پناہ جذبہ تھا وہ اپنا قیمتی وقت تلاوت اور تدبُّرِ قرآن میں صرف کرتے تھے اور قرآن کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے صحابئ جلیل حضرت خَبَّاب بن الأرَت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے جتنا ممکن ہو ضرور اللہ کا قرب حاصل کرو یقیناً اللہ کی قربت حاصل کرنے کیلئے قرآن سے زیادہ کوئی شئ اللہ کو محبوب نہیں[2] ان فضائل کا تقاضا ہیکہ ہم قرآن کیلئے اپنا وقت فارغ کریں درحقیقت قرآن کریم کی تلاوت سب سے افضل ذِکر ہے قرآن کے اہتمام سے ہمیں ثواب دارین حاصل ہو گا اور ان شاء اللہ ہم کو ذاکرین اور سابِقین میں شامل ہو نیکی سعادت ملے گی ایک بار نبیٔ رحمت ﷺ نے فرمایا: «سَبَقَ

(١) تفسير البغوي: (٥/٧).
(٢) المستدرك: ١/١٩٥.

الْمُفَرِّدُونَ». مُفَرِّدُون سبقت کر گئے اور آگے بڑھ گئے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ: مُفَرِّدُون کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **«الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ»**[1]. اللہ کا بکثرت ذِکر کرنے والے مرد اور بکثرت ذِکر کرنے والی عورتیں، یا اللہ قرآن مجید کو ہمارے دلوں کا نور بنا دے ہم کو اپنے ذِکر کی طرف اور نیکیوں کی طرف سبقت کی توفیق عطا فرما اور ہم کو سابقین میں شامل فرما *

فَاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ السَّابِقِينَ الْمُقَرَّبِينَ، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ: **﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾**[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) مسلم : ٢٦٨٦.

(٢) النساء : ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ، الْجَوَادِ الْكَرِيمِ، يُقَرِّبُ إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَهُوَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے سورۂ مومنون میں سابقین مقربین کی صفات کو بیان فرمایا ہے اور بڑی تفصیل کے ساتھ ان کے اعمال وافعال کو ذکر فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ* وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ* وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ* وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ* أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ﴾[1]. بلا شبہ جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کرتے اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں تو ان کے دل اس سے خوف زدہ رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس لوٹنے والے ہیں یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کر رہے ہیں اور یہی لوگ نیکیوں کی

---

(١) المؤمنون : ٥٩ - ٦١.

طرف سبقت کرنے والے ہیں،، میرے عزیز دوستو: ہم کو بھی ہر قسم کی طاعات اور بھلائیوں کی طرف سبقت کرنی چاہیے کیونکہ بندے کی فضیلت اور اس کا کمال تو نیکیوں کی طرف سبقت کرنے میں ہے [1] نیز ہم کو اعمال صالحہ میں اور خیر کی راہوں میں پیش قدمی کرنی چاہیے اور دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہم کو بھی یہ اعلی مُقام اور عظیم الشان درجہ حاصل ہو اور ہم بھی اللہ کے خاص بندوں میں شامل ہو جائیں آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہم کو اپنے ذِکر کی طرف اور نیکیوں کی طرف سبقت کی توفیق عطا فرما اور ہم کو سابِقین مُقَرَّبین میں شامل فرما لے ہماری عبادت و تلاوت اذکار و استغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرما اور ہم کو دنیا اور آخرت کی کامیابی عطا فرما

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[2].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

---

(١) تفسير الرازي : (١١٤/٤).

(٢) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ إِيمَانًا صَادِقًا، وَيَقِينًا دَائِمًا، وَرَحْمَةً نَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا، وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قُلُوبَنَا، وَتُدِيمُ أُلْفَتَنَا، وَتُصْلِحُ دِينَنَا، وَتُزَكِّي عَمَلَنَا، وَتُبَيِّضُ وُجُوهَنَا، وَتَعْصِمُنَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ، فَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ

الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.